روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ

مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق ایک بیہودہ تجویز اور لغو دعوے

اخبار "انقلاب" (۱۵ جون ۱۹۴۱ء) میں "مسلمانوں کی بہتری کا راز" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت پر حسب ذیل الفاظ میں نوحہ خوانی کی گئی ہے:-

"آج کل ملک میں بیسیوں انجمنیں جمعیتیں اور مجلسیں ہیں۔ اور ہر ایک کا دعوے ہے۔ کہ مسلمانوں کی بہتری کے لئے ہی ہے۔ مگر مشاہدہ یہ ہے۔ کہ آج تک مسلمانوں کی کوئی حاجت کوئی تکلیف۔ کوئی شکایت رفع نہیں ہوئی۔ نہ اقتصادی حالت کچھ بہتر ہوئی۔ نہ تعلیم ہی درست ہوئی۔ نہ اخلاق کی اصلاح ہوئی۔ اور کیا کہیں۔ مساجد کی صفوں میں بھی دن بدن کمی ہے۔ صورت شکل۔ لباس۔ معاشرت تہذیب۔ تمدن پر نظر ڈالو۔ ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔ کہ یہ ایک قوم کے افراد ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ آج کا مسلمان یہ بھی نہیں سمجھتا۔ کہ وہ ہے کون؟ اور دنیا میں کھانے پینے کے علاوہ اس کا کوئی اور فرض بھی ہے"!

اس کے بعد یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ قرآن کریم پر عمل کرنے میں مسلمانوں کی کامیابی ہے یہ مشکل پیش کی گئی ہے کہ چونکہ مسلمانوں کے مختلف فرقے قرآنی آیات کے مختلف معنی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ پتہ نہیں لگ سکتا۔ کہ صحیح اور درست کیا ہے۔ پھر یہ حقیقت بیان کر کے کہ صحابہ کرام نے اسی قرآن کو حرز جان بنایا۔ اور بگڑا ہوا تھا۔ اور سب ایک ہو گئے تھے۔ لکھا ہے:-

"بے شک آمنا وصدقنا۔ لیکن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اختلافات کو مٹانے کے لئے موجود تھی۔ حضور صلعم قرآن پڑھاتے تھے۔ اس پر عمل سکھاتے تھے۔ تزکیہ نفس کرتے تھے۔ (سورہ جمعہ)"

گویا صحابہ کرام کو دین و دنیا میں جو کامیابی ہوئی۔ وہ صرف اس لئے نہیں ہوئی تھی۔ کہ ان میں قرآن کریم موجود تھا۔ بلکہ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا مزکی انسان ان کے اختلافات مٹانے کے لئے موجود تھا۔ آپ صحابہ رضؓ کو قرآن پڑھاتے۔ اس پر عمل سکھاتے۔ اور تزکیہ نفس کرتے تھے۔ جس کا ذکر سورہ جمعہ میں موجود ہے۔ فی الواقعہ یہ ایک ایسی حقیقت اور صداقت ہے۔ کہ ایک ایک مسلمان کو سنانی اور اس کے ذہن نشین کرنی چاہیئے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جو لوگ اسے خود بیان کرتے ہیں۔ وہ بھی اس مرحلہ پر پہونچکر جو موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی اصلاح سے تعلق رکھتا ہے۔ بالکل غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ بالا مضمون میں بھی یہی رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو خود صحابہ کرام کی کامیابی کی وجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کا ان کے اختلافات دور کرنا۔ انہیں قرآن پڑھانا۔ اس پر عمل سکھانا۔ اور تزکیہ نفس کرنا بتایا گیا ہے مگر دوسری طرف موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی ابتر حالت کی اصلاح کا طریق یہ پیش کیا گیا۔ کہ:-

"مسلم لیگ یا وزیر اعظم پنجاب، ایک تربیت گاہ بنام بیت المال جاری فرمائیں جس میں مسلمان قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عمل سیکھیں۔ اور تزکیہ کریں۔ اس مدرسہ میں قرآن کریم کے احکام وہدایات پڑھا کر ان پر عمل کرایا جائے۔ نواہی کو بتا کر ان سے روکا جائے۔ اور اس عمل کے لئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا اسوہ حسنہ اختیار کیا جائے:"

پھر اس کے متعلق یہ دعوی کیا گیا ہے۔ کہ:-

"ایک سال کے اندر مخلص باعمل مسلموں کا ایک گروہ پیدا ہو جائے گا۔ جو موجودہ الحادی اور مخرب اخلاق ماحول کو نیست و نابود کر کے مسلمانوں کو ایک قوم ایک جماعت بنا سکے گا"!!

مذکورہ بالا تجویز اور اس کی کامیابی کے متعلق یہ بلند بانگ دعوی پڑھ کر ہر وہ شخص جو کچھ بھی سمجھ بوجھ کا مادہ رکھتا ہے۔ حیران رہ جائے گا کہ صحابہ کرام کی کامیابی کی وجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات قرار دینے کے بعد موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے یہ کیسی بیہودہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ مسلم لیگ یا وزیر اعظم پنجاب کی بنائی ہوئی تربیت گاہ مسلمانوں میں وہی انقلاب پیدا کر دے گی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بذات خود صحابہ میں پیدا کیا۔ اور پھر یہ کیسا لغو دعوی کیا جا رہا ہے کہ ایک سال کے اندر اندر یہ انقلاب آجائیگا حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالے نے ۲۳ سال تک صحابہ کرام کی تربیت پر مامور رکھا۔

ہمارے نزدیک تو اس قسم کا خیال ہی دل میں لانا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت ہتک اور خدا تعالے کی ارفع و اعلےٰ ذات کے متعلق سخت گستاخی ہے۔ کہ نعوذ باللہ من ذالک اصلاح خلق کا جو کام خدا تعالے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ۲۳ سال میں لیا۔ ویسا ہی کام مسلم لیگ یا ایک صوبہ کا وزیر اعظم تربیت گاہ قائم کر کے ایک سال میں کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ نہ کوئی انسانی طاقت اور تربیت گاہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ احسان ۱۳۲۰ ہش. سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کل دن بھر اچھی رہی۔ لیکن آج شام کے وقت سے کسی قدر حرارت ہو گئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف اور سر درد کی شکایت رہتی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں.

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۔ مولوی عبد الغفور صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب جماعت احمدیہ الفتوالی ضلع گورداسپور کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گئے اور رات کو واپس آ گئے

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جماعت ہائے ضلع ہزارہ کے تبلیغی دورہ کے لئے بھیجے گئے ہیں ۔

کل شام کو ملک محمد شفیع صاحب نے اپنے لڑکے حمید علی صاحب کی وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ دی. یہ شادی بابو محمد عبد اللہ صاحب اپر ڈویژن اسسٹنٹ آئی۔ اے۔ او سی آف امرت سر حال سوڈان کی لڑکی سے ہوئی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت

غیر مبایعین کے مبلغ اور سرحدی علاقہ میں انکے مشن کے بانی نے کرلی

ذیل میں صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی بیعت کا وُہ خط درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا ہے۔ یہ صاحب سرحدی علاقہ میں پیغامی مشن کے قیام کے بانی ہیں۔ کیونکہ خاندانی اور علم کی وجہ سے ان کا اس علاقہ پر خاص اثر تھا۔ اور پیغامیوں کی طرف سے مبلغ بھی تھے۔ اللہ تعالےٰ نے پہلے جناب خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل کر کے شہر پشاور پر حجت تمام کر دی۔ اب صاحبزادہ صاحب موصوف کی بیعت سے علاقہ پر بھی حجت ہو گئی۔ امید ہے صاحبزادہ صاحب کی بیعت سے اس علاقہ کے غیر مبایعین کی ہدایت کا راستہ کھل جائے گا۔ قادیان میں اپنا مشن کھولنے کے ارادہ کا یہ ایک اور جواب پیغامیوں کو مل گیا ہے۔

صاحبزادہ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں مدت سے جماعت لاہور کے ساتھ تھا۔ لیکن خان بہادر داور خان صاحب کی پاک صحبت اور بار بار تبادلۂ خیالات کی وجہ سے مجھے کامل اطمینان ہوا کہ آپ خلیفۂ برحق ہیں۔ امید ہے کہ میری بیعت قبول فرمائیں گے۔

خاکسار سیف الرحمٰن بقلم خود ۱۲ جون ۱۹۴۱ء

ایک غلطی پر تنبیہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

اخبار "فاروق" ۱۴ جون میں عسل مصفّٰی کا ایک حوالہ پیغامیوں کی تردید میں شائع ہوا ہے۔ اس میں اس کے بے دین مصنف نے یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر تھے۔ گو مضمون نویس نے اس حوالہ سے پہلے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ پیغامیوں نے اس میں مبالغہ سے کام لیا ہے۔ مگر میرے نزدیک اول تو یہ الفاظ درست نہیں۔ اس میں مبالغہ کا سوال نہیں ہے۔ یہ جھوٹ بے ایمانی اور پاجی پن کا فقرہ ہے۔ اور ایسے الفاظ سے اس کی تردید کرنا خود ایک کمزوری ہے۔

دوسرے یہ کہنا کہ پیغامیوں نے ایسا کام کیا ہے۔ یہ بھی درست نہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ عسل مصفّٰی کا مصنف اس وقت مبایعین میں شامل تھا۔ گو اس کی یہ شمولیت ظاہری تھی۔ پیغامیوں کا صرف یہ قصور ہے۔ کہ جب اس کی اس بے ایمانی پر میں نے گرفت کی۔ اور اس سے تردید کرائی۔ اور وہ اس سے ناراض ہو کر اہل پیغام سے جا ملا۔ تو اہل پیغام نے بے غیرتی دکھا کر اسے اپنے اندر جگہ دی۔ اور سینہ سے لگا لیا۔ مگر بہرحال جس وقت اس نے یہ فقرہ لکھا ہے مصنف ظاہر طور پر اہل پیغام میں شامل نہ تھا

تیسری غلطی یہ ہے کہ اس پاجیانہ فقرہ کو نقل کیا گیا ہے۔ اس فقرہ کو اب تک ہم لوگوں نے حقارت سے دُور پھینکا ہوا تھا۔ اور سوائے اس وقت کے کہ یہ فقرہ شائع ہوا اور اس پر گرفت ہوئی۔ اس کی طرف توجہ کو بھی ناپسند کرتے تھے۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوا کہ اس فقرہ کو پھر دوبارہ نقل کیا گیا ہے۔

میرے نزدیک بعض فقرے ایسے پاجیانہ ہوتے ہیں۔ کہ ان کی تردید کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور ان کو حقارت سے نظر انداز کر دینا ہی مومن کا کام ہوتا ہے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

(۱۴ احسان ۱۳۲۰ ہش)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) سید اصغر علی شاہ صاحب خانقاہ ڈوگراں بعارضہ بخار بیمار ہیں (۲) محمد بشیر ولد غلام حید صاحب سوک کلاں ضلع گجرات بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اظہار تشکر خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب جو آنکھ۔ ناک اور کان کے ماہر خصوصی ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ نے اپنے ایک صاحبزادہ کے اپریشن کے بعد غسل صحت کرنے پر دار الشیوخ کے مساکین اور یتامیٰ کے کپڑوں کے لئے یک صد روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ بیگم صاحبہ موصوفہ کا یہ ہدیہ قبول فرمائے۔ اور انہیں اور ان کے بچوں اور ان کے معزز شوہر پر رحمت کی بارش نازل فرمائے آمین۔ سید محمد اسحاق ناظر ضیافت

اعلانات نکاح ۱۷ مئی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ذیل کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ (۱) محمودہ بیگم بنت شیخ غلام محمد صاحب دوکاندار ناصر آباد سندھ کا نکاح بعوض مبلغ ۳۰۰ روپیہ مہر شیخ عبد السلام صاحب نجیب آبادی اکاؤنٹنٹ منور آباد کے ساتھ (۲) سعیدہ بیگم بنت شیخ غلام محمد صاحب دوکاندار ناصر آباد سندھ کا نکاح بعوض مبلغ ۴۰۰ روپیہ مہر چودھری افضل علی صاحب ولد چودھری نور احمد صاحب چک ۲۴۰ ڈاک خانہ راوتیانی حال میرپور خاص کے ساتھ۔ خاکسار عبد المومن خان سیکرٹری ناصر آباد سندھ

دعائے مغفرت (۱) میری لڑکی مسعودہ بیگم چند روز بیمار رہ کر ۱۲ جون ۱۹۴۱ء کو فوت ہو گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب اس کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ خاکسار محمد ولایت بھاٹی دروازہ لاہور (۲) خاکسار کی ۱۳ سالہ لڑکی تپ محرقہ سے بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار (چودھری) غلام محمد آنریری انسپکٹر بیت المال) بمقام کڑیال ضلع امرتسر

مسئلہ نبوت از تحریرات و اقوال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے

انقطاعِ نبوت کے ثبوت میں غیر احمدی اور غیر مبایعین دونوں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق النبوۃ فی الاسلام میں لکھتے ہیں۔ "آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں" (صفحہ ۱۱)

پھر لکھتے ہیں "نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱)

مگر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ آپ پر نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں۔ بلکہ آپ نبوت تشریعی کے انقطاع کو تسلیم کرتے ہوئے نبوت غیر تشریعی کے انقطاع کو تسلیم نہیں فرماتے۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ سے بعض سوالات کئے ان میں سے جو سوال و جواب مسئلہ ختم نبوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اشاعت السنہ جلد ۱۳ نمبر ایک صفحہ ۲۸ و ۲۹ میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک آیت خاتم النبیین کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ صاحب شریعت نبی ختم ہو چکے ہیں۔ یہ معنے نہیں۔ کہ غیر تشریعی نبی آنے بھی بند ہو چکے ہیں۔ چنانچہ وہ سوال و جواب یہ ہیں

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ یا نہیں؟

حکیم صاحب (یعنی حضرت خلیفۂ اول رض) نبوت تشریعی ختم ہو چکی ہے۔ کوئی شخص شرع جدید نہیں لا سکتا۔

بٹالوی۔ کوئی جدید نبی ہو سکتا ہے۔ جو تشریع جدید نہ کرے۔ شرع محمدی کے تابع ہو۔ اور نبی کہلاتے۔ جیسے انبیائے بنی اسرائیل توریت کی اتباع کرتے تھے۔ اور نبی کہلاتے تھے۔

حکیم صاحب۔ کوئی بعید نہیں۔ ہو۔

بٹالوی۔ آیت خاتم النبیین نبوت کو ختم کرتی ہے۔ آپ نبئ جدید کی تجویز پر کیا دلیل رکھتے ہیں؟

حکیم صاحب:۔ خاتم النبیین کی آیت تشریعی انبیاء کے ختم کی دلیل ہے۔ نبی بلا تشریع کے وجود کی مانع نہیں ہے۔ ایسے نبی کے دلائل میں اس وقت پیش نہیں کرتا"

پھر مسئلہ ختم نبوت کے متعلق آپ کے اعتقاد کا ایک واقعہ سے بھی بخوبی پتہ چل سکتا ہے جس کا آپ نے خود ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جب حضرت صاحب نے فتح اسلام لکھی تو ایک مولوی عطاء اللہ ان دنوں میں یہاں آیا۔ وہ اس کتاب کو کہ وہ ابھی شائع بھی نہیں ہوئی تھی۔ اچھی طرح پڑھ کر لدھیانہ گیا۔ میں بھی وہاں تھا۔ اور مجھ کو فتح اسلام کا مطلق حال معلوم نہ تھا عطاء اللہ نے وہاں جا کر خان بہادر وغیرہ کئی آدمیوں سے کہا۔ کہ میں نور الدین کو ابھی متغیر کئے دیتا ہوں۔ میرے پاس آیا اور کہا۔ ختم نبوت کے کیا معنے ہیں؟ میں نے مختصر طور پر جو اس زمانہ میں سمجھتا تھا بتائے۔ اس نے کہا۔ کہ اچھا اب اگر اس زمانہ میں کوئی شخص نبوت کا دعوےٰ کرے۔ تو اس کو آپ کیا سمجھیں گے میں نے کہا۔ کہ اگر وہ راستباز انسان ہے اور ہم نے اس کو راستباز مان لیا ہے۔ پھر تو ہم کو کوئی دقت ہی نہیں۔ کیونکہ ختم نبوت کے جو معنے وہ بتائے گا۔ وہی ٹھیک ہوں گے۔ یہ سنکر عطاء اللہ میرے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ اور خان بہادر سے جا کر کہا۔ کہ مولوی تو لاعلاج پڑا ہوا ہے!"

(الحکم جلد ۱۳۔ نمبر ۲۵۔ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۰۹ء)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے تھے۔

اس واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی حصہ اول میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

"حضرت خلیفۂ اول رض فرماتے تھے۔ کہ جب فتح اسلام۔ توضیح مرام شائع ہوئیں۔ تو ابھی میرے پاس نہ پہنچی تھیں۔ اور ایک مخالف شخص کے پاس پہنچ گئی تھیں۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ دیکھو اب میں مولوی صاحب کو بھی مجھے مرزا سے علیحدہ کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ مولوی صاحب کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اگر کوئی نبوت کا دعوےٰ کرے تو پھر۔ میں نے کہا۔ تو پھر ہم یہ دیکھیں گے۔ کہ کیا وہ صادق اور راستباز ہے یا نہیں۔ اگر صادق ہے تو بہر حال اس کی بات کو قبول کریں گے میرا یہ جواب سنکر وہ بولا۔ واہ مولوی صاحب آپ قابو نہ ہی آئے" (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۹۸)

خاتم بمعنے مہر

اسی طرح ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا۔ کہ "خاتم النبیین رسول اللہ تھے۔ تو پھر (آپ کے بعد) نبی ہونے کا دعوےٰ کس طرح درست رہتا ہے"

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

"خاتم تو مہر کو کہتے ہیں جب نبی کریم مہر ہوئے۔ **تو اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا۔ تو وہ مہر کس طرح ہوئے۔ یا مہر کس پر لگے گی"**

(الحکم ۱۷۔ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱)

گویا حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک خاتم کے معنے مہر کے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ آپ کے بعد امت محمدیہ میں سلسلۂ نبوت جاری ہو۔

رسول اللہ صلعم خاتم الانسان ہیں

۱۹۰۸ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جو تقریر کی۔ اس میں فرمایا:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے۔ خاتم الرسل خاتم الحکام۔ خاتم النبیین۔ خاتم الاولیاء۔ خاتم الانسان ہیں۔ اب ان کے بعد اگر کوئی ابوبکر کو نہیں مانتا تو فرمایا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون" (بدر ۷۔ جنوری ۱۹۰۹ء)

اس حوالہ میں حضرت خلیفۂ اول رض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خاتم الاولیاء اور خاتم الانسان کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ پس اگر خاتم النبیین کے یہ معنے ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ تو لازماً تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نعوذ باللہ کوئی ولی اور کوئی انسان بھی نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ بات بالبداہت باطل ہے۔ پس معلوم ہوا۔ حضرت خلیفۂ اول رض خاتم النبیین کے یہ معنے نہیں سمجھتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ بلکہ آپ اجرائے نبوۃ کے قائل تھے۔

نبوۃ محمدیہ میں فنا ہو کر مقام نبوۃ کا حصول

۱۹۱۱ء کے جلسہ سالانہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف نبوتوں کے جامع اور خاتم تھے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ خاتم النبیین۔ خاتم الرسل اور خاتم کمالات انسانی تھے۔ اب آپ کے بعد کوئی شخص آپ کی نبوت اور اتباع میں فنا ہوئے بغیر کوئی فیض نہیں پا سکتا۔ **اور کوئی نبوت مؤثر اور مستند نہیں ہو سکتی جس پر نبوت محمدیہ کی مہر نہ ہو۔** (بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوۃ تو جاری ہے۔ مگر وہی نبوت جس پر نبوت محمدیہ کی مہر ہو۔ اور یہی ہمارا اعتقاد ہے۔

ختم نبوت کا راز

اسی طرح فرمایا "ہمارے بادشاہ مرزا صاحب کو جو کچھ ملا ہے۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور کامل محبت سے ملا ہے اور یہی ختم نبوت کا راز ہے کہ آئندہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں گم اور فنا ہونے کے بغیر کوئی نبوت نہیں مل سکتی"

صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتے

پھر سورۃ بقرہ کا درس دیتے ہوئے یقتلون النبیین کی تشریح میں آپ نے فرمایا:۔

"ان الفاظ کو الفاظ خاتم النبیین کے ساتھ ملا کر دیکھنا چاہیئے۔ ہر دو جگہ لفظ النبیین ہے اگر اس سے مراد سارے نبی ہیں۔ تو پھر معلوم ہوا۔ کہ بنی اسرائیل نے سارے جہان کے نبیوں کو قتل کر دیا تھا۔ کوئی باقی نہ رہا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے اسی طرح خاتم النبیین سے بھی سارے نبی مراد نہیں۔ بلکہ صاحب شریعت نبی جو قیامت تک اور نہ ہوگا" (اخبار بدر ۱۲ ستمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۴)

ہر دو ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا کیا مفہوم تھا۔ عام مسلمان اور غیر مبایعین دونوں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ مگر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صاحب شریعت نبی تو نہیں آ سکتے۔ مگر غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں۔ اور یہ امر آپ کے

علم اکسیر اور کیمیا کا روشن پہلو

(۳)

قانون قدرت اور قانون شریعت دونوں اپنے اصل کے لحاظ سے ایک ہی منبع رکھتے ہیں۔ قانون قدرت کے مادی عجائبات کا پہلو جو قائم مقام جسم کے ہے دماغی قوتے سے تعلق رکھتا ہے۔ جن کے ذریعہ انسان مشاہدہ اور تجربہ سے اس کے خواص اور عجائبات پُرحکمت پر اطلاع پاتا ہے اور قانون شریعت کے عجائبات روحانیہ کا پہلو جو قائمقام روح کے ہے دل اور دل کے احساسات لطیفہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور انسان کامل کا روحانی تصرف جو مقناطیسی اثرات کے بالمقابل تسخیر عالم کے لئے ہزاروں لاکھوں درجے بڑھ کر کششیں رکھتا ہے۔ اس تصرف کامل کے اثرات سے کوئی ذرہ بھی اس کشش سے خالی نہیں رہتا۔ انہی معنوں میں انسان کامل اور اکمل کی نسبت خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ لولاک لما خلقت الافلاک نیز فرمایا الارض والسماء معک کما ھو معی۔ یعنی کائنات عالم کے ذرات جو اپنے اپنے تغیرات کے سلسلہ میں تاثیرات اور تاثرات کے لحاظ سے ہر آن اپنے اپنے محور اور مدار میں گھوم رہے ہیں۔ یہ سب کے سب فرد کامل جس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں ان کے اغراض ومقاصد کی اتباع میں خدا کی جمالی اور جلالی تجلیات کے نیچے انصار کی حیثیت میں کام کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے میرے پیارے رسول اور پیارے مسیح اگر تیرا وجود منصۂ ظہور میں نہ لانا ہوتا تو تمام افلاک کی گردش جس نظام میں پائی جاتی ہے اس کا ظہور کبھی نہ ہوتا۔ اور اے میرے پیارے مسیح جو بھی زمین ہے اور جو بھی آسمان ہے مجموعہ موثرات اور مجموعہ متاثرات کی حیثیت میں اپنے ہر طرح کے نظام حق کے ساتھ اسی طرح تیری معیت میں ہے۔ جیسے کہ وہ میری معیت میں یعنی بلحاظ موافقت اغراض واتباع مقاصد۔ ہمارے لئے دونوں ایک ہی نقطہ پر قائم ہیں

پس جس طرح جسم رُوح کے تابع ہوتا ہے۔ اسی طرح کامل انسان میں جب شریعت حقہ کی کامل برکات اور فیوض کی رُوح پیدا ہو جاتی ہے۔ تو کائنات عالم جسم کی طرح کامل کی رُوح کے تابع کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے اس کا روحانی تصرف دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیتا ہے۔ اور جس طرح بعض وجود دنیا میں انقلابی ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے اپنی اپنی مناسبت تصرف کے رو سے دنیا میں انقلاب پایا جاتا ہے جیسے سورج جس کی وجہ سے رات کو دن میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اور موسم بہار سے باغوں کے درخت ہرے بھرے ہو جاتے ہیں موسم برسات سے خشک زمین سبزہ زار بن جاتی ہے۔ اور حکومتوں کے ذریعہ ملک اور رعایا کے تمدن اور معاشرت میں انقلاب کی صورت پیدا ہو جاتی ہے لیکن کامل افراد جو نبی اور رسول ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ حسب ارشاد قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء الخ دنیا کی حکومتوں میں انقلاب پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اول میں ہوا۔ اور آج آپ کی بعثت ثانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظہور میں آیا اور آرہا ہے اور نبی کے انقلابی وجود سے ظاہری اور باطنی انقلاب پیدا کیا جاتا ہے۔ پس اسی طرح کا انقلابی وجود خدا کے قانون کے ماتحت اکسیر الٰہی اور اکسیر حق کا حکم رکھتا ہے۔ جس کی برکات سے ارضی مواد میں انقلاب پیدا کر کے سونا بنایا جاتا ہے۔ پس جو خدا سونا بناتا ہے۔ اسی خدا کے قانون سے نبی اور ولی اور کامل انسان بن جاتے ہیں۔ جو نوع انسان میں ایسے ہی کامل الصفات جوہر اور اعلےٰ اور ارفع وجود ہوتے ہیں۔ جیسے معدنیات میں ہیرے اور جواہر نفیسہ اور سونا چاندی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی الناس کالمعادن کے معنوں میں تمثیلی زبان میں انسانوں کو چاندی سونے اور دوسری فلزات سے تشبیہ دی ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لفظ اکسیر اور اکسیر احمر اور کبریت احمر کا استعمال تمثیلی زبان میں قانون قدرت کی تشبیہ کے لحاظ سے نرکسی اور لحاظ سے۔ اور ایسی تشبیہ اور استعارہ علم صحیح کے منافی نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت پر دال ہے۔

(۴)

اکسیر اور کیمیا کا روشن پہلو جس تفصیل سے ساتھ کتاب الکیمیا میں بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں اس طرح کی مثال کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ کتاب مذکور کی تینوں جلدوں میں تحقیقات جدیدہ نے جس قدر کیمسٹری میں ترقی کے نئے نمونے پیش کئے ہیں۔ ان کی صدہا مثالیں اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ میرے احباب جو الکیمیا یعنی کیمسٹری کے روشن پہلو پر تفصیل کے ساتھ نگاہ شوق ڈال کر اس سے متمتع ہونا چاہیں۔ وہ ضرور اس کتاب کو مطالعہ میں لائیں۔ کہ انہیں بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

(۵)

قرآن کریم جو ہر علم صحیح کے اصل کے لئے بطور منبع ہے۔ اس میں کیمسٹری کے متعلق بھی علمی طور پر وہ تمام اصول بیان کر دیئے گئے ہیں جنہیں قانون قدرت کے آئینہ میں انسانی فطرت کی تیز نگاہیں انواع اقسام کے نمونوں کے ساتھ مشاہدہ کر سکتی ہیں۔ سورۂ فاتحہ کی صفات اربعہ یعنی رب۔ رحمان۔ رحیم۔ مالک یوم الدین۔ ان صفات کی تجلیات کے اثرات کے نیچے عالمین کی موجودات میں جس طرح کی تحلیل اور ترکیب اور جس طرح کی تبدیلی اور تغیر کے نمونے اجناس انواع اصناف اور افراد کی حیثیت میں ظاہر کئے ہیں۔ اور جسم اور رُوح کے مراتب لطافت وکثافت کو جس طرح کی حدود وانفصال سے لطیف در لطیف اور کثیف در کثیف ذرات جسم کو مختلف رنگوں کے میلان طبعی سے منتظم اور منضبط فرمایا گیا ہے۔ جس سے اعلےٰ سے اسفل اور اسفل سے اعلےٰ کی جانب ارتقاء اور انحدار کی کیفیت بڑی تیزی کے ساتھ اور مسلسل اپنے اپنے دائرہ عمل میں نظام قدرت کے حیرت انگیز کرشمے دکھا رہی ہے یہی وہ حقیقی کیمسٹری کی جڑ ہے۔ جس کی شاخیں عالم حدوث کی وسیع فضا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جس میں کیمیاوی اعمال کے لئے دستور محکم دعائے فاتحہ کو پیش کر کے ایک طرف الذین یتفکرون فی خلق السموات والارض کے ارشاد کے ماتحت انسانی قوت فکریہ کو حسن تدابیر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہدایت فرمائی گئی۔ اور دوسری طرف قوت فکریہ اور تیزی ذہانت جو ہر عمل کے صحیح نتیجہ کے حصول کے لئے مفید ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اس کی اصابت کے لئے خدا تعالےٰ کی منبع فیوض بارگاہ سے دعا کے ذریعہ استمداد کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تا قوت فکریہ کی اصابت اور حسن تدبیر سے سعی عمل جو صراط مستقیم کی میزان اعتدال کے رُو سے بالکل موزون اور درست حیثیت میں پائی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ عمل جو کامیابی کا ثمرہ اور نعمت ہے حاصل ہو سکے اور مغضوبیت اور ضالیت جو قوت فکریہ کے افراط اور تفریط کا نام ہے۔ اور حسن تدبیر کے مقابل تدبیر فاسد کے ہم معنی ہے۔ اس سے قوت فکریہ محفوظ اور مصئون رہ سکے۔ گویا اعمال کیمیاوی کے سلسلہ میں دُعا اور قوت فکریہ کی اصابت اصل چیز اور بطور مفتاح کے ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک جیسا کہ حضور اقدس نے اپنی کتاب ایام الصلح میں فرمایا۔ کسی مجہول الکنہ امر کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے قوت فکریہ کے ساتھ جزئیات کی ترتیب دینے میں غور کرنا یہ استغراق اور انہماک بھی مبدء فیوض ذات

جو علام الغیوب ہے۔ اس سے استمداد اور استفاضہ کے معنوں میں ایک طرح کی دعا ہی ہے چنانچہ جس قدر بھی موجدان صناعت طب و کیمسٹری ہوئے ہیں۔ ان کے قلب پر ایسے خیالات کا ایک دفعہ القا ہو جانا جو مجہولات سے انہیں مرتبہ معلومات تک پہونچا دیتا ہے غیبی انکشافات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسے انکشافات خواب اور الہامات اور مکاشفات کے ذریعہ بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جو واقعات حقہ اور تجارب صحیحہ کی محک کی رو سے بالکل درست ثابت ہوتے ہیں۔ بہت سے حکماء اس بات کے قائل بھی ہیں۔ اور صاحب حال بھی کہ انہیں نوامیس مطہرہ اور ارواح مقدسہ کے ذریعے کئی امور میں انکشاف ہوا۔ چنانچہ جالینوس حکیم کا یہ مشہور واقعہ ہے کہ جب ان پر آنکھوں کے سات پردوں کی کیفیات کا علم کھلا۔ اور انہوں نے اس علم کو مخفی اور مستور رکھنا چاہا جو افادہ خلق کے لحاظ سے خدا کے نزدیک مناسب نہ تھا۔ اسی اثناء میں حکیم جالینوس صاحب بمرض طحال بیمار ہو گئے۔ اور باوجودیکہ مرض طحال کے ان کے پاس کئی مجرب نسخے تھے۔ لیکن کسی نسخہ سے انہیں فائدہ نہ ہوا۔ حالانکہ مرض طحال کے مریضوں کے لئے بارہا وہی نسخے مفید ثابت ہو چکے تھے۔ تب وہ اس ناکامی کے باعث سخت حیران تھے۔ کہ رات کو خواب میں انہیں ایک فرشتہ ملا جس نے انہیں کہا۔ کہ میں آپ کو مرض طحال کا نسخہ بتاتا ہوں۔ جس سے آپ کو شفاء ہو جائے گی۔ بشرطیکہ آپ آنکھوں کے متعلق جو مفید علم آپ پر ظاہر ہوا ہے۔ اسے مخفی نہ رکھیں۔ بلکہ فائدہ عام کے لئے اسے ظاہر کر دیں۔ حکیم جالینوس نے ان کا کہنا تسلیم کیا۔ تب فرشتہ نے طحال کا علاج یہ بتایا۔ کہ بائیں ہاتھ کی انگشت خنصر اور بنصر کے درمیان کی رگ جو پشت دست کی طرف محل انفصال سے اوپر کی جانب دلک سے اچھی طرح نمایاں ہو جاتی ہے۔ اس کا فصد کیا جائے۔ چنانچہ حکیم صاحب خدا کے فضل سے آخر اسی علاج سے شفایاب ہوئے اور انہوں نے اپنے سوانح میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ جسے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بھی بیان فرمایا ہے۔ اور بعض نے اس سے یہ بھی استنباط کیا ہے۔ کہ جس طرح ورم طحال یعنی تاپ تلی بائیں ہاتھ کے فصد مذکور سے اچھی ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی ورم جگر کا عارضہ دائیں ہاتھ کی خنصر بنصر کی مقابل کی رگ کے فصد سے اچھا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ طب اور حکمت بعض کے نزدیک اخت النبوت اور الہامی ہے۔ ورنہ بعض مرکب نسخوں کے اجزاء کی ترکیب جس میزان عمل سے تیار کی گئی عقل اور قیاس سے بالا اور برتر معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً معجون فلاسفہ اور معجون برشعثا وغیرہ کا بار بار کے تجربہ سے مفید ثابت ہونا اور میزان کے لحاظ سے ان کے اجزاء کا انتخاب اور ان کے اوزان کا مسئلہ اسرار حکمت سے ہے۔ اور شہد کی مکھی کا ہر ایک قسم کے پھولوں اور پھلوں کے رس چوس کر شہد کو اگلنا جو مختلف رنگوں اور ذائقوں کی چیز ہے۔ اور مختلف موسموں اور مختلف ملکوں میں مختلف طبائع کے لوگوں کیلئے عام طور باعث شفا ہے اس کا ایک نیش زن جاندار کے ذریعہ تیار ہونا۔ اور ایسی کثیر الفوائد چیز کا مہیا کیا جانا اور اس کے اس طرح کے فوائد پر اطلاع پانا عقل و قیاس سے بالا اور حقائق مخفیہ سے تھا۔ اور بجز الہامی انکشاف کے خود بخود معلوم کرنا محالات سے ہے۔ پس خالق الاشیاء ہی خواص الاشیاء کو بہتر جانتا ہے

جس نے پیدا کیا وہی جانے

غیر جو ہے کہاں وہ پہچانے

(باقی)

خاکسار۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ کی رپورٹ

از جنوری تا اپریل ۱۹۴۱ء

(۲)

قیدیوں کی تعلیم

ہر اتوار کے دن قیدیوں کو اخلاقی و مذہبی تعلیم دینے کے لئے خاکسار اور شیخ صالح صاحب افریقن مبلغ جاتے رہے ہیں۔ قیدیوں کی ایک کافی تعداد ہمارے پاس پڑھتی ہے۔ اور اکثر کو احمدیت سے انس پیدا ہو چکا ہے۔

عورتوں کی تعلیم و تربیت

ہر جمعہ کے دن عورتوں کی میٹنگ دار التبلیغ میں باقاعدگی سے ہوتی ہے۔ جس میں ارد گرد کے دیہات کی خواتین بھی شریک ہوتی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بعض امور میں عورتوں کا اخلاص مردوں کی نسبت زیادہ قابل تعریف ہے۔ انہیں نماز یاد کرائی جاتی رہی۔ اور مختلف امور کے متعلق تقریروں کے ذریعہ سے توجہ دلائی گئی۔

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں گاہے گاہے اردو اور سواحیلی میں قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا۔ مورخہ ۲۳ فروری خاکسار دارالسلام گیا۔ اور تقریباً روزانہ بعد نماز مغرب۔ اور کچھ دن بعد نماز صبح درس قرآن مجید دیتا رہا۔ واپسی پر ٹبورا میں احادیث کی ایک کتاب جس میں بزبان سواحیلی احادیث کا ترجمہ لکھا ہوا ہے۔ افریقن احمدیوں کو سنائی گئی۔ نیز حقیقۃ الوحی کا درس گذشتہ سال سے دے رہا تھا وہ ختم ہوئی۔ اور شہادۃ القرآن کا درس شروع کیا گیا۔ مغرب و عشاء کی نماز کے درمیان مختلف مسائل کے متعلق احباب کو احمدیت کی روشنی میں دلائل سمجھاتا رہا۔ اب ہفتہ وار انڈین عورتوں میں بھی درس کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جو بہ ممانعت پردہ اپنے مکان پر دیتا ہوں۔ نیروبی میں مکرم محترم حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب درس قرآن کریم دیتے رہے۔ کمپالہ میں مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب دارالسلام میں ڈاکٹر احمد الدین صاحب۔ اور اب بابو عبد الکریم صاحب بٹ دیتے ہیں۔

جلسے اور تقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں نیروبی میں محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب نے "انڈین اینڈ وار" کے عنوان پر شہر کے ایک ہال میں تقریر کی۔ حاضری کافی تھی۔ لیکچر نہایت کامیاب رہا۔ اور لیکچر کے خلاصے مختلف اخبارات میں شائع ہوئے۔

۱۷ اپریل۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہوا۔ جس میں جناب ملک نصر اللہ خان صاحب نے اردو میں "امن دینے والا مذہب" اور مسٹر عبد اللہ مصطفےٰ صاحب نے انگریزی میں "اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے مسلمانوں نے کیسی شاندار علمی ترقیات کیں" پر لیکچر دئیے۔ تیسری تقریر مسٹر جانی رام صاحب درمانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق طیبہ پر کی ہر سہ تقریریں نہایت عمدہ اور ٹھوس اور علمی تھیں۔ مورخہ ۱/ اپریل کو اردو اور انگریزی میں نیروبی براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب اور برادرم محمد اکرم خان صاحب غوری نے تقریریں براڈ کاسٹ کیں۔ علاوہ ازیں نواب چوہدری محمد الدین صاحب محترم کی تقریر جو آپ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان کی۔ اور جس میں حکومت برطانیہ کی امداد کی تحریک کی وہ بھی نیروبی سے براڈ کاسٹ کی گئی اور حکومت کی خواہش پر اس تقریر کا انگریزی ترجمہ بھی جماعت احمدیہ نیروبی کے زیر اہتمام براڈ کاسٹ کرنے کا انتظام کیا گیا۔ ملیریا کی روک تھام کے متعلق اردو اور انگریزی میں احمدی ممبران جناب غوری صاحب۔ اور مسٹر مصطفےٰ صاحب نے تقریریں براڈ کاسٹ کیں ایک تقریر اردو میں برادرم نذیر احمد صاحب اسلم آف گوجرانوالہ نے براڈ کاسٹ کی۔ اور ٹھساد آور بیٹے کے امریکن بل کے پاس ہونے کا امریکہ میں اثر" پر ایک مضمون میاں محمد بشیر خان صاحب آف لدھیانہ نے براڈ کاسٹ کیا۔

Spirtual aspects of war
پر انگریزی میں برادر محمد امین خان صاحب اور برادرم محمد اکرم صاحب غوری نے اردو اور انگریزی میں براڈ کاسٹ کیا۔ اس طرح خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نیروبی نہایت تندھی سے پبلک و حکومت کی اخلاقی و روحانی اور جسمانی اور طبی مدد کر رہی ہے۔

مورخہ ۱۳ ؍ اپریل کو گورو گوبند سنگھ صاحب کے جنم دن پر پون گھنٹہ رام گڑھیا گوردوارہ میں اور پون گھنٹہ بازار گوردوارہ میں محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب نے تقریریں فرمائیں۔ جن میں صحیح تاریخی حوالوں سے ثابت کیا۔ کہ گورو صاحب کے بچوں کے قتل کا الزام اورنگ زیب پر محض بہتان ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں آپ نے ایسے ذرائع بیان کئے جن سے قوموں میں اتحاد و اتفاق ہو سکتا ہے۔ دونوں گوردواروں کے سامعین کی مجموعی تعداد بارہ سو کے قریب ہوگی۔

ٹانگا کی رپورٹ سے معلوم ہؤا ہے کہ ۶ ؍ اپریل سیرت النبیؐ کا جلسہ باوجود مخالفین کی مخالفت و بائیکاٹ کے کامیابی کے ساتھ ہؤا۔ جس میں مشہور معزز طبقہ نے شرکت اختیار کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر چھ معزز لیکچراروں نے تقریریں کیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مضامین پر خاکسار نے دس تقریریں کیں۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک سو سے زائد افراد سے ملاقاتیں کی گئیں۔ جو مختلف اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔ حکومت کے اعلیٰ افسروں سے گذشتہ فسادات اور مسجد کے معاملہ کے متعلق اور بعض دیگر اغراض سلسلہ کے پیش نظر ملاقاتیں کی گئیں۔ ان میں سے قابل ذکر حکام ایکٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ ٹانگانیکا اسسٹنٹ کمشنر پولیس۔ ایکٹنگ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن۔ سکرٹری انٹر ٹیرٹوریل لینگوئج کمیٹی پراونشل کمشنر ٹبورا۔ ڈسٹرکٹ کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ و انگزیکٹیو آفیسر ٹبورا ہیں۔ ان میں سے بعض حکام سے تین تین۔ چار چار مرتبہ بلکہ زائد بار مسجد کے معاملات کے سلسلہ میں گفت و شنید اور بعض امور کے طے کرنے کے لئے ملنا پڑا۔ بعض افریقن چیفس سے بھی ملاقاتیں کی گئیں دارالسلام میں بعض حکام سے ملاقاتوں کے دوران میں محترم برادرم فضل کریم صاحب نون بھی ساتھ رہے۔

نسہیلا کے علاقہ میں تبلیغی انتظام

یہ علاقہ ٹبورا سے سات میل کے فاصلہ سے شروع ہو جاتا ہے۔ ایک عرصہ سے میں اس کوشش میں تھا۔ کہ اس علاقہ کے سلطان سے مل کر تبلیغی اغراض کے لئے کچھ زمین حاصل کی جائے چنانچہ سلطان علاقہ اس بات پر راضی ہو گیا۔ اس علاقہ کے افریقن احمدیوں کے ذمہ لگایا گیا۔ کہ وہ عمارت کا تمام سامان یعنی لکڑی وغیرہ جنگل سے کاٹ کر لائیں۔ اور باقی ضروری سامان بھی اکٹھا کریں۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں توفیق دی اور یہ سب سامان انہوں نے جمع کر لیا۔ لیکن پراونشل کمشنر نے ٹبورا کے بلوہ کے بعد اس معاملہ کی تحقیق از سر نو شروع کر دی۔ اور اگرچہ سلطان نے اپنے سابقہ قول کو نہیں بدلا۔ اور اس نے کہا کہ میرے علاقہ میں احمدیوں کو اجازت ہے لیکن جب تک پراونشل کمشنر اس معاملہ کے متعلق قطعی جواب نہ دے۔ بعض مشکلات کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

نئے احمدی

اس عرصہ میں دو نوجوان سعیدی علی متعلم دہم کلاس اور امری متعلم نہم کلاس نے بیعت کی۔ اور خدا کے فضل سے بیعت کرنے کے بعد سے باقاعدہ نمازیں پڑھنا شروع کر دی ہیں۔ ۱۰۰ کے قریب مسلمان طالب علم اس سکول میں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان ہر دو کو یہ توفیق دی کہ وہ نمازیں پڑھتے اور اسلام کی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت دے۔ آمین شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

تحریک جدید کے زمیندار مجاہد اور ۳۰ ؍ جون ۱۹۴۱ء

ہر زمیندار جماعت کا عہدہ دار خصوصاً سیکرٹری مال نوٹ کرنے اور اپنی جماعت کے تمام وعدہ کرنے والے احباب کو بار بار سنا دے۔ کہ جو مجاہد تحریک جدید سال ہفتم کا وعدہ ۳۰ ؍ جون تک پورا کر دے گا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور السابقون میں ہوگا۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں۔ کہ اگر "معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آ جائیں گے۔ بشرطیکہ آپ اب سستی سے کام نہ لیں"۔ پس عہدہ دار اور ان کے افراد ۳۰ ؍ جون تک اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں پہنچا دینے کی جدوجہد کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نوٹ:۔ زمینداروں کے علاوہ دوسرے جو احباب بھی ۳۰ ؍ جون تک وعدے پورے کریں گے ان سب کے نام پیش کئے جائیں گے۔

صحیح پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل دوستوں کے پتے مطلوب ہیں۔ اگر کسی کو ان میں سے کسی کا صحیح پتہ معلوم ہو۔ تو اس سے اطلاع دے کر ممنون فرمائے اور اگر یہ دوست خود اخبار کا مطالعہ کریں۔ تو مہربانی فرما کر خود اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

۶۲ ۔ فضل محمد صاحب اول مدرس ملیکے نارد ڈاکخانہ پاک پٹن ضلع منٹگمری
۶۳ ۔ مختار احمد صاحب ڈی مارکیٹن آفیسر ریاسی ریاست جموں
۶۴ ۔ امام الدین صاحب باسریاں ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات
۶۵ ۔ ماسٹر عبداللہ صاحب مقام کوٹلی ضلع سکھر (سندھ)
۶۶ ۔ چودہری رحیم بخش صاحب ولد چودہری نور محمد صاحب کمبوہ ڈاک خانہ سرائے امانت خان ضلع امرت سر
۶۷ ۔ مستری مراد بخش صاحب رسول پور ڈاک خانہ کھنگالہ تحصیل قصور ضلع لاہور
۶۸ ۔ محمد شیر خانصاحب مقام کوٹ بھائی خاں ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا
۶۹ ۔ بابو نذیر احمد صاحب کلرک۔ بی۔ سی۔ بی۔ اے سیفہ وارڈ ڈاک خانہ صادق آباد ریاست بہاولپور۔
۷۰ ۔ منشی برکت علے صاحب مدرس چک نیاڑ۔ ضلع گجرات ڈاکخانہ جلالپور جٹاں
۷۱ ۔ محمد ایوب صاحب اسسٹنٹ کمسٹ موتی پور شوگر فیکٹری ضلع مظفر پور علاقہ بہار

ناظر بیت المال قادیان

صوبہ سرحد کی جماعتوں کو ضروری اطلاع

صوبہ سرحد کی تمام جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ میرے اعلان مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۵ ؍ جون ۱۹۴۱ء کے مطابق مندرجہ ذیل فہرستیں جلد مرتب کر کے ارسال فرما دیں:۔

۱ ۔ فہرست چندہ دہندگان
۲ ۔ فہرست صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۳ ۔ فہرست احمدی احباب زائد از ۶۰ سال۔

ان فہرستوں کے وصول ہونے پر انتخاب پراونشل امیر عمل میں لایا جا سکے گا۔ کارکن توجہ فرما دیں۔

مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ نوشہرہ کنٹ

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

الحمدللہ کہ جماعت ہائے احمدیہ نے ۸ احسان کو مرکزی احکام کے ماتحت غیر احمدیوں میں یوم التبلیغ کامیابی سے ہر مقام پر منایا۔ جو رپورٹیں اسوقت تک دفتر میں پہنچی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

گجرات

یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے میں مجالس خدام الاحمدیہ نے بہت محنت اور تندہی سے کام کیا۔ جسکی ایک اچھی مثال گجرات کی مجلس خدام الاحمدیہ کی یوم التبلیغ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتی ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شہر کو اٹھارہ حلقوں میں تقسیم کرکے انکے مطابق وفود تیار کئے۔ یوم التبلیغ سے ایک ہفتہ قبل وفود کے ہر ممبر کو اطلاع کروا کے اطلاعی دستخط لئے گئے۔ پھر جمعہ کی نماز میں اعلان کیا گیا۔ اور اتوار کی صبح کی نماز مسجد احمدیہ میں سب کو ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ صبح کی نماز کے بعد ۸ احسان کو ضروری ہدایات اور ٹریکٹ وغیرہ دیکر دعا کے بعد وفود کو روانہ کیا گیا۔ گیارہ مختلف قسم کے دو ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ گاڑیوں میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے ایک وفد اسٹیشن پر بھیجا گیا۔

انگریز طبقہ نہایت بے چینی سے ان اردو ٹریکٹوں کا مفہوم ہم سے پوچھتا تھا۔ تب "قبر مسیح" انگریزی ٹریکٹ جو دستیاب ہو سکے ان کو دیئے گئے۔ اس تبلیغ کا بہت اچھا اثر طبائع پر ہوا۔ چنانچہ اسی شام کو چند غیر احمدی اپنے شبہات رفع کرنے کیلئے ہماری مسجد میں آگئے۔ اور خاتم النبیین کے لفظ پر روشنی ڈالنے کیلئے کہا۔ چنانچہ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کو بلوا کر دو اڑھائی گھنٹہ تقریر خاتم النبیین والی آیت پر کروائی۔ آپ نے اس پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔ جس کا اثر طبائع پر بہت تھا۔ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرما کر بار آور فرمائے۔ آمین۔

(ملک نعیم الرحمٰن فیضی سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ)

محمود آباد ضلع جہلم

۲۰۰ اشخاص پچیس پچیس افراد کے آٹھ گروپس میں ہو کر مختلف دیہات میں گئے ۱۴۲۰ مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ یوم التبلیغ کامیابی کیساتھ منایا گیا۔ (نور احمد سکرٹری تبلیغ)

گوجرانوالہ

احباب جماعت مطبوعہ ٹریکٹ لیکر مجوزہ پروگرام کے مطابق مختلف دیہات میں شہر کے باہر گئے اور شہر میں گاڑی لاریوں پر مسافروں کو مساجد کے اماموں کو وکلاء وغیرہ معززز احباب کو ٹریکٹ دیئے گئے۔ بعض نے زبانی لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ اطفال احمدیہ اور خدام الاحمدیہ نے بھی سرگرمی سے تبلیغ میں حصہ لیا۔ (دین محمد سکرٹری تبلیغ)

کراچی

کراچی شہر اور مضافات میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض احباب نے فرداً فرداً اپنے دوستوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی۔ اور یوم التبلیغ بڑی کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ (اللہ داد سکرٹری تبلیغ)

سیالکوٹ

مختلف محلہ جات میں جا کر مجوزہ پروگرام کے مطابق تجویز کردہ گروپس نے تبلیغ کی اور خواندہ احباب کو ٹریکٹ بھی دیئے۔ یوم التبلیغ بہت کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ (چودھری بشارت احمد سکرٹری تبلیغ)

سرگودھا

احباب جماعت کے وفود بنا کر تبلیغ کیلئے بھیجا گیا۔ علیحدہ علیحدہ دوست بھی گئے۔ اور نشر و اشاعت کی طرف سے محصول شدہ ٹریکٹ کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ قریباً دو صد آدمیوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ مستورات نے عورتوں میں تبلیغ کی۔ اور بڑے اخلاص سے کام کیا۔ (محمد ابراہیم سکرٹری تبلیغ)

بغیر ٹکٹ کے سفر!

عوام کی توجہ خصوصی انڈین ریلویز ایکٹ کی ان ترمیمات کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جو حال ہی میں اسمیں کی گئی ہیں۔ اور اب قانون کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ اور جنکی رو سے بغیر ٹکٹ یا بغیر واجب ٹکٹ سفر کرنے پر مزید سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ لہٰذا عوام کے اپنے مفاد کی خاطر انہیں یہ مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ سفر کرنیکی نیت سے گاڑی میں سوار ہونے سے پہلے یہ دیکھ لیں۔ کہ ان کے پاس واجب ٹکٹ موجود ہو۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے

"الفضل" کا چندہ ماہوار ارسال کرنیوالے اصحاب سے ضروری گذارش

جو احباب "الفضل" کا چندہ دفتر محاسب یا منی آرڈر کے ذریعہ ماہوار ارسال فرماتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمادیں۔ بعض اوقات دوست کئی کئی ماہ ادائیگی نہیں کرتے لیکن جب حسب قواعد انہیں وی۔ پی بھیجا جاتا ہے۔ تو اُسے وصول نہیں کرتے۔ ماہوار ادائیگی کا طریق بہت سی دفتری دقتوں کے باوجود محض دوستوں کی سہولت کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس سہولت کو صحیح طور پر استعمال نہ کیا جائے پس دوستوں کا فرض ہے کہ چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمادیں۔

جن دوستوں نے اس ماہ وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب چندہ ادا کرنیکا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ جلد سے جلد رقم ارسال فرمادیں۔

خاکسار مینجر

وی پی وصول کر لئے جائیں

۱۰ جون سنہ ۱۹۴۱ء کو حسب اعلانات سابقہ وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمائیں۔ کاغذ کی اس شدید گرانی کے زمانہ میں جبکہ مالی مشکلات انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں۔ کوئی دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وی۔ پی۔ واپس کرکے ان مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب ہو۔

مینجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ جون۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے سائپرس میں تین شہروں پر بم باری کی۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ستمبر ۱۹۴۰ء کے بعد پہلی مرتبہ کل صبح جبرالٹر پر بھی چند بم گرے۔ وہاں بھی کوئی نقصان نہیں ہوا۔ دوپہر کو بھی خطرہ کا الارم ہوا۔ مگر کوئی بم نہیں گرا۔

لنڈن ۱۴ جون۔ جملہ اتحادی اقوام کی عورتوں کو جن کی عمر ۱۸ سے ۵۰ سال تک ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صنعتی کارخانوں میں کام کے لئے بھرتی کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ خلاف ورزی کے نتیجے تین ماہ قید اور ایک سو پونڈ جرمانہ کی سزا رکھی گئی ہے۔

لنڈن ۱۴ جون۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحیرہ روم اور بحیرہ اوقیانوس میں دس اطالوی جہاز غرق کئے گئے ہیں۔ ایک اطالوی جنگی جہاز زخمی حالت میں ٹرنٹو کی ایک بندرگاہ میں پہنچا ہے۔

لنڈن ۱۴ جون۔ برطانوی فوجوں نے طبروق میں پیشقدمی کر کے شہر کے ان حصوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ جو کچھ عرصہ ہوا جرمنوں نے لے لئے تھے۔

انقرہ ۱۴ جون۔ رومانوی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جرمن افواج ایک ماہ کے اندر اندر روس پر حملہ کر دیں گی اس کے لئے بلقان میں وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ رومانیہ سے خام مال سے بھری ہوئی گاڑیاں کسی نامعلوم مقام کو جا رہی ہیں۔ روسی سرحد پر ۲ لاکھ جرمن فوج پہنچ گئی ہے۔ اور آس پاس کے علاقوں میں تیس جرمن ڈویژن کیل کانٹے سے لیس کھڑے ہیں۔ عارضی پل جہازوں کے ذریعہ نامعلوم مقام پر بھیجے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جون۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ امریکہ میں اٹلی اور جرمنی کی تمام جائیداد پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور ان دونوں کے مقبوضہ ممالک کی جائیدادوں پر امریکن گورنمنٹ کنٹرول کرے۔ نیویارک کی بندرگاہ میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

لنڈن ۱۴ جون۔ ماسکو ریڈیو نے روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کا ایک بیان براڈکاسٹ کیا ہے۔ کہ روس کے ساتھ جرمنی کی جنگ کی افواہیں سراسر بے بنیاد ہیں۔ دونوں ممالک دوستی کے معاہدہ پر پوری طرح کاربند ہیں۔

لنڈن ۱۵ جون۔ رائل ایر فورس نے کل دن بھر جرمنی کے صنعتی کارخانوں پر بم برسائے۔ ان حملوں کا سلسلہ گذشتہ چار راتوں سے جاری ہے۔ ان بموں سے کئی جگہ شدید آگ بھڑک اٹھی۔ نقصان کا اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہمارے سب جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔ برلین کے ایک سرکاری اعلان میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی طیاروں نے کئی جگہ دھماکے سے پھٹنے والے بم برسائے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات مغربی انگلستان کے کچھ علاقوں پر بم برسائے۔ مگر نقصان بہت معمولی ہوا۔ ایک جہاز برباد کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۵ جون۔ شام میں جو انگریزی فوج کنارے کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ وہ سیدون سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں پر قابض ہو چکی ہے۔ اس علاقہ میں دشمن کی طرف سے اتنا سخت مقابلہ نہیں ہو رہا جتنا دمشق کے آس پاس۔ برطانی حکومت اور آزاد فرانسیسی گورنمنٹ نے شام اور لبنان کی آزادی کا جو اعلان کیا تھا۔ اس پر ان جگہوں میں عمل شروع ہو گیا ہے۔ جو ہمارے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ ان مقامات کی حکومت آزادی پسند لوگوں کے ہاتھ میں دیدی گئی ہے۔ ریونیو۔ فنانس کسٹم۔ فوج۔ پولیس۔ پبلک ورکس اور [illegible] ڈیفنس پر نظم [illegible] کام ان لوگوں کے ہاتھ میں دیدئیے گئے ہیں۔ اور سب کام اچھی طرح چل رہا ہے

لنڈن ۱۵ جون معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے جہاز سازی کے کارخانے اس سال کے آخر تک ۱۲½ لاکھ ٹن وزنی تجارتی جہاز تیار کریں گے۔ اور چونکہ اس سال انتظامات پر بھی وقت لگا اس لئے اگلے سال ۳۳ لاکھ ٹن اور اس سے اگلے سال پچاس لاکھ ٹن کے جہاز تیار کئے جائیں گے۔

کلکتہ ۱۵ جون۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں ورکنگ کمیٹی کی یہ تجویز منظور کی گئی۔ کہ ستیہ آگرہ کے متعلق مدورا والے ریزولیشن پر فی الحال عمل نہ کیا جائے۔

لنڈن ۱۵ جون۔ ایک برطانی جہاز برٹنی کو دشمن نے بحیرہ اوقیانوس میں ڈبو دیا۔ اس [illegible] کل تین سو مسافر اور ایک سو جہازی تھے۔ ان میں سے ۸۲ ایک کشتی میں ۲۳ دن کے سفر کے بعد امریکہ کی ایک بندرگاہ میں پہنچے ہیں۔ سفر سخت مصیبت کا تھا۔ ہر شخص کو روزانہ ایک اونس پانی اور ایک بسکٹ ملتا تھا۔ کئی لوگ رستہ میں ہلاک ہو گئے۔

قاہرہ ۱۵ جون ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شام میں سارے محاذ پر دمشق کی فوجوں۔ لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ دمشق پر بہت جلد قبضہ ہو جائے گا۔ باوجودیکہ دمشق کے افسران نے لوگوں کو سکون سے کام لینے کی تلقین کی ہے لوگ شہر سے باہر جا رہے ہیں۔ سول افسروں نے بھی دمشق اور بیروت کو خالی کر دیا ہے۔ ہماری فوجیں شام میں قریباً اڑھائی ہزار میل علاقہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔ ملکہ مشرقی ریگستان میں بھی جا پہنچی ہیں۔

لنڈن ۱۵ جون۔ اطالوی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی ہوائی جہازوں نے بن غازی اور سیرینیکا کے دوسرے اڈوں پر حملے کئے ہیں یہ حملے جمعرات کی شب کو ہوئے تھے۔

برلین ۱۵ جون۔ نازی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ کروشیا کی حکومت نے محوری پیکٹ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ ڈھونگ آج دوپہر وینس میں رچایا گیا۔

کلکتہ ۱۵ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کاشی کے قریب کل رات ۱۲ بجکر ۷۵ منٹ پر ای۔ آئی۔ آر کی ایک ایکسپریس اور مال گاڑی میں تصادم ہو گیا۔ صرف چار مسافر زخمی ہوئے ایک کے زخم شدید ہیں۔ ایکسپریس کے گارڈ اور فائرمین بھی زخمی ہو گئے۔ آج شام تک ڈاؤن آمد و رفت بند رہی۔

شملہ ۱۵ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سیرینیکا کی لڑائیوں میں ایک پنجابی رجمنٹ کے بعض سپاہیوں کو شاندار کارناموں کی وجہ سے تمغے وغیرہ دئیے گئے۔ جبکہ ایک ہندوستانی موٹر بریگیڈ کو جرمنوں نے گھیر لیا تھا باوجودیکہ دشمن تعداد میں زیادہ تھا۔ پھر بھی یہ بریگیڈ کامیابی سے نکل گیا۔ کیپٹن جیمز بار لو کو ملٹری کراس دیا گیا ہے یہ اس دستے کا کمانڈر تھا۔ جس نے دشمن کے گھیرے کو توڑ دیا۔ دو آدمیوں کی مدد سے اس نے دشمن کی بارہ توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اور پچاس ساٹھ آدمی مار ڈالے۔ جمعدار جگے رام کو انڈین آرڈر آف میرٹ کا تمغہ دیا گیا ہے۔ اس نے اطالوی قیدیوں کی دھوکہ دہی کو بھانپ لیا۔ جبکہ وہ پیچھے سے ہمارے آدمیوں پر دستی بم پھینکنا چاہتے تھے اور فوراً پستول سے فائر کر کے ان میں سے آٹھ کو مار دیا۔ پھر وہ اپنے [illegible] لے کر طبروق جا پہنچا۔ وہ خود بھی اس لڑائی میں زخمی ہوا۔ اجیت رام اور ادھے رام کو انڈین ڈسٹنگوشڈ سروس میڈل دئیے گئے ہیں۔ موخر الذکر [illegible] اٹھارہ سال ہے اس کا بایاں بازو کہنی کے پاس سے اڑ گیا مگر وہ پھر بھی سنگین کے ساتھ دشمن پر کامیاب حملے کرتا رہا۔ اجیت رام نے اکیلے ہی بڑھ کر دشمن پر حملہ کر دیا تھا۔ اور گھر گیا۔ مگر سنگین سے دشمن کے کئی آدمیوں کو زخمی کر کے نکل آیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی [illegible]